Multi Disciplinary Research Journal
New Vision

ISSN No. 2394-9996

New Vision

Multi-disciplinary Research Journal

July 2015

Online version : http://www.milliyaresearchportal.com

Anjuman Ishat -e- Taleem Beed's
Milliya Arts, Science & Management Science College,
Beed- 431122 (Maharashtra)
Website : www.milliyasrcollege.org
E-mail.ID : newvisionjournal@gmail.com

Scanned by CamScanner

Sr. No.	Paper Name	Name	Subject	Page No.
(21)	Comparison of Self-Concept on Different Levels of Participation in football Players	Mr. Parvez Khan Dr. Sk Ataullah Jagirdar	Physical Education	92
(22)	Comparative Study of Health Related Physical Fitness Among girls of Maharashtra	Dr. Saudagar Faruk Gafur Dr. Sk Ataullah Jagirdar	Physical Education	97
(23)	Relationship between playing ability of Handball Players and Motor fitness Components.	Mr. Sayyad Shanoor Noor.	Physical Education	103
(24)	दौलताबाद किल्ल्याचे महत्व	प्रा. डॉ. शेख कलीम मोहियोद्दीन	History	109
(25)	1857 च्या राष्ट्रीय उठावात मौलवी अहमद उल्ला शाहचे योगदान	प्रा. शेख हुसैन इमाम	History	111
(26)	मानवी जीवनात आहार आणि खेळाचे महत्व	प्रा. जाधव एस.बी.	Home Science	114
(27)	Maharashtra ke Qadeem Deeni Idare	Dr. Abdus Shukoor Quasmi	Arabic	116
(28)	"Nazr-e- Butan" Ek Mutale'a	Prof. Syed Fareed Ahmed Nahri	Urdu	120
(29)	Jamiya Osmaniya Aur Urdu Taleem	Dr. Syed Asfiya Madni	Urdu	125
(30)	Urdu Gazal Mein Hindustani Tahezibi wo Ma'ashrti Pas Manzar	Dr. Maqbool Saleem Shaikh Mahtab	Urdu	129

Scanned by CamScanner

New Vision
Multi-disciplinary Research Journal
ISSN No. 2394-9996

مہاراشٹر کے قدیم دینی ادارے

Maharashtra ke Qadeem Deeni Idare

Dr. Abdus Shukoor Quasmi
Head., Dept. of Arabic
Milliya sr. College, Beed

قارئین حضرات! میرا ایک طویل مضمون "مہاراشٹر میں عربی زبان وادب کی ابتدا اور اُس کا ارتقاء" کے نام سے لکھا گیا تھا اس میں سے کچھ حصہ نیو ویژن ششماہی ریسرچ جرنل میں برائے اشاعت پیش ہے۔

مہاراشٹر کے قدیم دینی ادارے:

مہاراشٹر کے قدیم مدارس کے سلسلے میں ایک عرب سیاح ابن بطوطہ کا بیان:

ابن بطوطہ (ولادت ۷۰۳ھ، وفات ۷۷۹ھ) کے بیان کے مطابق شہر ہونور جو ممبئی تھانے سے قریب ایک شہر ہے (یہ ایک خوبصورت شیر باغات سے گھرا ہوا، پانی کی فراوانی، زمین، زرخیز) یہ ایک کھاڑی میں واقع تھا۔ جس میں بیرونی جہازوں کی آمد رہتی تھی۔ شہر ہونور کے باشندے دیندار اور نیک بخت ہیں۔ یہاں کی عورتیں حافظ قرآن ہیں۔ یہاں تیرہ ۱۳ مکتب لڑکیوں کے اور ۲۳ تئیس لڑکوں کے ہیں۔ سوائے شہر کے یہ بات میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ تحقیقات اسلامی ص ۴۶ ۱۹۹۶ء

ماہم ممبئی کا مدرسہ:

قطب کوکن حضرت مخدوم علی مہائمی (ولادت محرم ۷۷۶ھ ۸۳۵ھ) کے زمانے میں ماہم میں ایک مدرسہ تھا جہاں حضرت مخدوم علیؒ مصروف درس وتدریس رہے۔ ان کے ایک شاگرد شیخ محمد سعید کوکنی کے بارے میں مولوی سید امام الدین گلشن آبادی نے اپنی کتاب تاریخ الاولیاء میں ذکر کیا ہے کہ ان سے سینکڑوں طالبان علم نے علم حاصل کیا اور یہ رتنا گیری میں مدفون ہیں۔ (لوک راجہ ستمبر اکتوبر ۲۰۰۹ء

Scanned by CamScanner

شہر ایلچ پور کے دینی مدارس:

محمد تغلق (۱۳۲۵ء ۱۳۵۱ء) کے زمانے میں صوبہ برار کی سلطنت قائم ہوئی جس کا صدر مقام ایلچ پور (موجودہ اچل پور) تھا جو تقریباً پانچ سو سال تک علاقۂ برابر کا دارالخلافہ (راجدھانی) رہا یہ شہر ہر دور میں علوم و فنون کا مرکز رہا اور بے شمار شاعر، صوفی، ادیب اس سرزمین نے جمع کردئے تھے۔ اسی بنا پر اسے دارالسرور بلدۂ نور ایلچ پورے سے یاد کیا جاتا ہے۔

بہمنی سلطنت کے حکمران حسن گنگوہی (۱۳۴۷ء ۱۳۵۸ء) نے ایلچ پور کا صوبیدار صفدر خان سیستانی کو بنایا تھا ۱۳۷۸ء مین یہاں سخت قحط پڑا تو اس نے غریبوں کے لئے لنگر خانے، یتیم خانے کھلوائے مدرسے قائم کئے اور طلبہ کے لئے وظائف مقرر کئے دیگر بہمنی سلطنت کے فرمانرواؤں نے بھی یہاں علم وادب کو خوب فروغ دیا۔ مدرسے قایم کئے۔ اور تعلیمی معیار کو بلند رکھنے کے لئے جید علماء کا تقرر کیا جاتا تھا۔ فطیل خان نے یہاں عربی یونیورسٹی قایم کی تھی۔ (تاریخ کے جھرو کے سے ص ۱۲۹) شہر کے محلّہ قلعہ میں ایک جامع مسجد ہے جسے محمد تغلق کے داماد عماد الملک نے ۱۳۴۸ء میں تعمیر کروایا تھا۔ اس جامع مسجد کے مغرب میں محمد تغلق کے عہد میں عمیر کردہ ایک عمارت ہے جسے بھڑکل (برکل) کہا جاتا ہے۔ اس مسجد میں ایک دینی مدرسہ تھا اور یہ عمارت طلبہ کے ہاسٹل کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ (ص ۳۷ لوک راجیہ)

بُرھان نظام شاہ کا شیعی مدرسہ احمد نگر میں:

برہان نظام شاہ (۱۵۰۹ء ۱۵۵۲ء) جس نے شیعہ مذہب قبول کیا تھا۔ شعیت کی ترویج اور اشاعت کے لئے اس نے مختلف طیرقہ اختیار کئے۔ ایک مدرسہ اثناعشری قلعہ احمد نگر کے مقابل میں قائم کیا اور اسی کے متصل ایک لنگر خانہ دوزدہ امام بھی تعمیر کیا اور ان کے مصارف کے لئے متعدد گاؤں وقف کئے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک اور مدرسہ مدرسہ بغداد کے نام سے بھی تعمیر کیا تھا۔

شہر اورنگ آباد کے قدیم دینی مدارس:

عہد عالمگیری میں شہر اورنگ آباد علوم وفنون کا مرکز رہا ہے۔ بڑے بڑے علماء وفضلاء، صوفیاء وشعراء یہاں آکر مقیم ہو گئے تھے۔ اورنگ زیبؒ خود بھی زبردست عالم دین تھے اس لئے علم پروری میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ بڑے بڑے مدارس ومکاتب قائم کئے گئے۔ جگہ جگہ کتب خانے تھے۔ جس میں مختلف علوم و

Scanned by CamScanner

فنون کی کتابیں جمع تھیں۔ ہمہ وقت تشنگان علوم ان کتابوں سے استفادہ کرتے تھے۔اس دور کے چند قبل ذکر مدارس یہ ہیں۔

(۱) مدرسہ قدریہ نور شاہ حمویؒ (۲) مدرسہ حضرت شاہ شریفؒ (۳) مدرسہ حضرت شاہ بابا مسافرؒ (۴) مدرسہ مقبرہ رابعہ درانی وغیرہ

ان مدارس میں دینی تعلیم کا بہترین انتظام تھا اور طلبہ کی رہائش کے لئے دارالاقامہ بھی تھے۔اور کم از کم دوسو طلبہ یہاں مفت تعلیم پاتے تھے۔(تاریخ اورنگ آباد ص ۱۳۵)

مدرسہ قادریہ حضرت شاہ نوری حمویؒ:

حضرت سید شاہ نور حمویؒ ادات حسینی ہیں۔عبداللہ بن سید ابوالعلاء کے فرزند ہیں۔شہر خراسان کے قصبہ حماۃ (بغداد) میں ہوئی آپ کا خاندانی سلسلہ بارہویں پشت حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے۔اورنگ زیبؒ کے زمانے میں آپ نے اورنگ آباد کا رخ کیا اور محلہ موچی پورہ میں مقیم ہو گئے۔اور تقریباً ۲۵ برس تک درس و تدریس کے ساتھ ساتھ اشد و ہدایت کا کام انجام دیا۔اور ایک خلق کثیر نے آپ سے فیض حاصل کیا اور آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونا اپنے لئے باعث سعادت سمجھا حافظ سید شہاب الدینؒ اور خود عالمگیرؒ کا شمار آپ کے خلفاء میں ہوتا ہے۔

مدرسہ قادریہ کے نام سے آپ کا ایک دینی مدرسہ تھا جس میں دوسو طلبہ قیام و طعام کی سہولت کے ساتھ علم یدن حاصل کرتے تھے۔ارکان دولت و سلطنت سے جو کچھ آپ کو ملتا آپ ان طلباء کی ضروریات میں صرف کرتے تھے۔دیانت خان نے آپ کے اس مدرسے کی بھرپور مدد کی۔آپ ان طلباء کی ضروریات میں صرف کرتے تھے۔دیانت خان نے آپ کے اس مدرسے کی بھرپور مدد کی۔آپ کے خلفاء اس مدرسے میں درس دیا کرتے تھے۔چند مشہور خلفاء کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت سید شہاب الدین (جو آپ کے بھانجے بھی تھے) (۲) حافظ محمد یوسف (۳) حافظ محمد عمر (۴) حافظ محمد یسین (۵) قاضی محمد مسعود (۶) محمد اکرام (الملقب بہ شیخ الاسلام ثانی) (۷) حافظ محمد اسماعیل (۸) سید سعد اللہ۔

حضرت شاہ نوری حمویؒ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں جن میں زیادہ تر کتابیں سلوک و طریقت کے موضوع پر ہیں لیکن یہ کتابیں اب ناپید ہو چکی ہیں۔

Scanned by CamScanner

مدرسہ محمد غیاث خان بہادر اورنگ آباد:

محمد غیاث خان بہادر (م ۱۱۴۸ھ/۱۷۳۵ء) نظام الملک آصف جاہ کے معتمد و مشیر خاص تھے۔ مختلف عہدوں اور مناسب سے انہیں نوازا گیا اورنگ آباد میں محلّہ مغل پورہ میں ایک شاندار مدرسہ اور خوبصورت باغ اس نے بنایا تھا۔ اس کا مزار اسی مدرسہ کے احاطے میں واقع ہے۔ (تاریخ اورنگ آباد)

مدرسہ پن چکی حضرت باباشاہ مسافرؒ:

پن چکی اورنگ آباد کے مشہور سیاحتی مقامات میں سے ایک ہے۔ دنیا بھر سے لوگ اسے دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ درحقیقت یہاں ایک دینی درس گاہ تھی۔ جہاں دور دراز سے طالبان علوم حضرت باباشاہ مسافر پلنگ پوش سے قرآن تعلیمات حاصل کرنے آتے تھے۔ یہاں طلبہ کے لئے دارالاقامہ (ہاسٹل) بھی تھا۔ طلبہ کے لئے کھانے پینے کا انتظام بھی اسی عمارت میں تھا۔ اسی سبب آٹا پینے کے لئے یہاں ایک بڑی چکی لگائی گئی تھی جو پانی کی قوت سے چلتی تھی۔ اسی مناسبت سے اس تاریخی عمارت کا نام پن چکی رکھا گیا یہ پن چکی آج بھی بہترین حالت میں ہے اور سیاحوں کے لئے اسے چلا کر دکھایا جاتا ہے۔ عمارت کے باہری احاطے میں آبشار کے نیچے جو بڑا حوض ہے اس کے جنوبی سرے پر برگد کا ایک سایہ دار پیڑ موجود ہے۔ حضرت بابا صاحب مسا راسی پیڑ کے سائے میں طلبہ کو درس دیا کرتے تھے۔ (ص ۱۵ ستمبر اکتوبر لوک راجیہ ۲۰۰۹ء) ۱۹۴۱ء میں اس پن چکی کے احاطے میں نادار طلبہ کے لئے ایک اقامت خانہ قائم کیا گیا تھا۔ جہاں ان کے خورد و نوش کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ ۱۹۵۳ء میں یہ اقامت خانہ اورنگ آباد کی جامع مسجد کے تعمیر شدہ حضروں میں منتقل کیا گیا تھا۔ جامع مسجد کے حضروں میں اب ایک بہت بڑا دینی ادارہ جامعہ کاشف العلوم ہے۔ (تاریخ اورنگ آباد ص ۱۱۱)

Scanned by CamScanner